42384 ـ میت کو صدقہ کا فائدہ پہنچنا

سوال

میرے والد صاحب رحمہ اللہ تعالی فوت ہو چکے ہیں، میں ان کی روح کے لیے صدقہ جاریہ کرنا چاہتا ہوں، ہو سکتا ہے اس بنا پر ان کی نیکیوں میں اضافہ ہو اور رب تعالی کے ہاں ان کے درجات بلند ہوں، مثلا میں ان کی جانب سے مسجد تعمیر کروں، یا علمی کتاب طبع کروں جس سے مسلمانوں کو فائدہ پہنچے، لیکن ایك مولانا صاحب نے ہمیں فتوی دیا ہے کہ اس کا کوئی فائدہ نہیں، کیونکہ یہ اس کے مال میں سے نہیں ہے، صدقہ جاریہ کے لیے ضروری ہے کہ وہ اس نے اپنی زندگی میں وفات سے قبل اپنے مال سے کیا ہو، اور یہ اس کی وفات تك موجود اور جاری رہے، تو کیا مولانا صاحب کی یہ بات صحیح ہے؟
اور اگر صحیح نہیں تو مجھے فتوی دیں اور بتائیں کے میرے لیے کونسا طریقہ افضل ہے جس سے ہمارے فوت شدہ والد کو فائدہ پہنچ سکتا ہے، اللہ تعالی آپ کو جزائے خیر عطا فرمائے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ :

اہل علم متفق ہیں کہ دعا و استغفار، اور صدقہ، اور حج کا ثواب میت کو پہنچتا ہے.

دعا و استغفار کی دلیل مندرجہ ذیل فرمان باری تعالی ہے:

اور وہ لوگ جو ان کے بعد آئے وہ یہ دعا کرتے ہیں اے ہمارے رب ہمیں اور ہمارے ان بھائیوں کو بخش دے جو ایمان لانے میں ہم سے سبقت لے چکے ہیں.

اور صحیحین میں عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے مروی ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" تم اپنے بھائی کے لیے استغفار کرو، اور اس کے لیے ثابت قدمی کی دعا کرو، کیونکہ اس وقت اسے سوال کیا جا رہا ہے"

اور ایك دوسری حدیث میں فرمان نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے:

" جب تم نماز جنازہ ادا کرو تو میت کے لیے اخلاص کے ساتھ دعا کرو"

اور میت کی جانب سے صدقہ کی دلیل صحیحین کی مندرجہ ذیل حدیث ہے:

عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا بیان کرتی ہیں کہ ایك شخص نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کي میری والدہ کو اچانك موت نے آلیا، میرا خیال ہے کہ اگر وہ بولتی تو صدقہ ضرور کرتی، اگر میں اس کی جانب سے صدقہ کروں تو کیا اسے اجروثواب حاصل ہو گا؟

تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" جی ہاں"

صحیح بخاری حدیث نمبر (1388) صحیح مسلم حدیث نمبر (1004)

اور صحیح بخاری میں ہی سعد بن عبادہ رضی اللہ تعالی عنہ سے حدیث مروی ہے کہ:

" ان کی غیر موجودگی میں ان کی والدہ فوت ہو گئی، تو انہوں نے عرض کیا:

اے اللہ تعالی کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم میری والدہ فوت ہو گئی ہے، اور میں موجود نہیں تھا، اگر میں اس کی طرف سے صدقہ کروں تو کیا اسے فائدہ ہو گا؟

تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" جی ہاں"

تو سعد رضی اللہ تعالی کہنے لگے: آپ گواہ رہیں کہ میرا مخراف والا باغ اس کی طرف سے صدقہ ہے"

صحیح بخاری حدیث نمبر (2756).

اور میت کی طرف سے حج کی دلیل وہ حدیث ہے جس میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایك عورت نے حج کے بارہ سوال کیا تو رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" مجھے یہ بتاؤ کہ اگر تمہاری والدہ کے ذمہ قرض ہوتا تو کیا تم اسے ادا کرتیں؟ تو وہ عورت کہنے لگی: جی ہاں،

تو رسول كريم صلى الله عليہ وسلم نے فرمايا:

" تو پھر اللہ تعالى كا قرض ادائيگى كا زيادہ حق ركھتا ہے"

صحيح بخارى حديث نمبر (6699) صحيح مسلم حديث نمبر (1148)

اوپر جو كچھ بيان ہوا ہے اس سے آپ كو علم ہو گيا ہو گا كہ ميت كى جانب سے صدقہ كرنا اسے فائدہ ديتا ہے، اور اس كا ثواب اس تك پہنچتا ہے.

ميت كى طرف سے نماز كے متعلق ايك ضعيف حديث بيان كى جاتى ہے امام مسلم رحمہ اللہ تعالى نے صحيح مسلم شريف كے مقدمہ ميں عبد اللہ بن مبارك رحمہ اللہ سے بيان كيا ہے كہ انہوں نے اس حديث كو ضعيف كہنے كے بعد كہا:

صدقہ ميں (يعنى ميت كى جانب سے صدقہ ميں) كوئى اختلاف نہيں ہے. اھ

امام نووى رحمہ اللہ تعالى عنہ كہتے ہيں:

قولہ: (صدقہ ميں كوئى اختلاف نہيں) اس كا معنى يہ ہوا كہ يہ حديث قابل حجت نہيں، ليكن جو شخص اپنے والدين كے ساتھ حسن سلوك اور نيكى كرنا چاہتا ہے، تو وہ ان كى جانب سے صدقہ و خيرات كرے، كيونكہ صدقے كا اجروثواب ميت كو پہنچتا ہے، اور اسے اس سے فائدہ ہوتا ہے، اس ميں مسلمانوں كا كوئى اختلاف نہيں، اور صحيح بھى يہى ہے.

اور شافعى فقيہ قاضى القضاۃ ابو الحسن الماوردى رحمہ اللہ نے اپنى كتاب الحاوى ميں اصحاب كلام سے جو يہ بيان كيا ہے كہ ميت كو ثواب نہيں پہنچتا يہ مذہب قطعا باطل اور واضح غلط اوركتاب وسنت كى نصوص اور اجماع كے خلاف ہے، اس كى طرف التفات نہيں كيا جا سكتا، اور نہ ہى اس پر اعتماد كيا جاسكتا ہے.

اور نماز، اور روزہ كے بارہ ميں امام شافعى رحمہ اللہ تعالى اور جمہور علماء كرام كا مسلك يہ ہے كہ ان دونوں كا ثواب ميت كو نہيں پہنچتا، ليكن اگر ميت كے ذمہ روزے واجب اور فرض ہوں تو اس كى طرف سے اس كا ولى يا جسے ولى اجازت دے قضاء ميں ركھے گا، اس ميں امام شافعى كے دو قول ہيں، ان ميں سے مشہور قول يہ ہے كہ يہ صحيح نہيں، اور ان دونوں اقوال ميں زيادہ صحيح قول يہ ہے كہ يہ صحيح ہے.

اور رہا قرآن مجید کی تلاوت کا تو امام شافعی رحمہ اللہ تعالی کا مشہور مذہب یہی ہے کہ اس کا ثواب میت کو نہیں پہنچتا.

اور ان کے بعض ساتھیوں کا کہنا ہے کہ: اس کا ثواب میت کو پہنچتا ہے، اور علماء کرام کی ایك جماعت کا مسلك یہ بھی ہے کہ ہر قسم کی عبادت روزہ نماز، اور تلاوت وغیرہ کا میت کو ثواب پہنچتا ہے.....

پھر امام نووی رحمہ اللہ تعالی نے بیان کیا ہے کہ: دعا اور صدقہ، اور حج کا ثواب بالاجماع میت کو پہنچتا ہے. اھـ

کچھ کمی و بیشی کے ساتھ.

اور تحفة المحتاج میں کہتے ہیں:

" اور میت کی جانب سے کیا گیا صدقہ اسے فائدہ دیتا ہے، اور اس میں مصحف و قرآن مجید وقف کرنا بھی شامل ہے، اور کنواں کھودنا، اور درخت لگانا، وہ میت اپنی زندگی میں یہ کام کرے یا اس کی موت کے بعد کوئی بھی اس کی جانب سے کرے. اھـ

دیکھیں: تحفة المحتاج (7 / 72).

اور آپ کے والد کو سب سے زیادہ نفع اور فائدہ دینے والا طریقہ یہ ہے کہ آپ کو چاہیے کہ اس کے لیے کثرت سے دعاء استغفار کرے، فرمان باری تعالی ہے:

فرمان باری تعالی ہے:

اور کہہ دیجیے اے میرے رب ان دونوں (والدین) پر رحم کر جس طرح انہوں نے بچپن میں میری پرورش کی.

اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" جب انسان مر جاتا ہے تو اس کے اعمال رك جاتے ہیں، مگر تین اعمال ایسے ہیں جو جاری رہتے ہیں، صدقہ جاریہ، یا فائدہ مند علم، یا نیك اور صالح اولاد جو اس کے لیے دعاء کرے"

صحیح مسلم شریف حدیث نمبر (1631).

اور صدقہ کے متعلق یہ ہے کہ صدقات میں سب سے بہتر اور افضل صدقہ جہاد فی سبیل اللہ میں خرچ کرنا اور مساجد کی تعمیر اور کتابیں چھپوا کر طلباء کی مدد و معاونت کرنا، یا انہیں اتنا مال دینا جس کے وہ محتاج اور ضرورتمند ہیں.

واللہ اعلم .